ماہنامہ
قومی زبان
حیدرآباد

تلنگانہ ریاستی اردو اکیڈیمی کا علمی ، ادبی ، لسانی ، فنی وسماجی جریدہ

ISSN 2321-4627

نومبر 2020ء
-/15 روپے

QAUMI ZABAN Monthly, Hyderabad.

قرینہ

ہم کلامی	ڈاکٹر محمد غوث	4
اپنی بات	ڈاکٹر محمد رحیم الدین انصاری	5
لوح بھی تو قلم بھی تو........	علامہ اقبال	6
سیرتِ مبارکہ		
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری	ڈاکٹر حافظ محمد صابر پاشاہ قادری	7
لمحۂ فکر		
احیائے اُردو ۔ نئے اہداف نئی منزلیں	ڈاکٹر محمد غوث	11
گوشۂ ویبنار		
اُردو کے فروغ میں کتاب شناسی اور مطالعۂ کتب کی اہمیت	ڈاکٹر وصی اللہ بختیاری	13
انٹرنیٹ اور سوشیل میڈیا : اُردو کے فروغ کے اہم وسائل	ڈاکٹر عبدالقدوس	20
تلنگانہ میں اُردو کا نفاذ ماضی حال اور مستقبل	ڈاکٹر ایم اے عزیز سہیل	31
اُردو اور روزگار کے مواقع : مسائل اور امکانات	ڈاکٹر جہانگیر احساس	36
مضامین		
عالمی امن کے قیام میں تصوف کی خدمات	ڈاکٹر محمد زاہد الحق	39
فانی کی شاعری اُن کا فلسفہ اور پیام	ڈاکٹر امیر علی	44
بیسویں صدی میں عربی کتب تواریخ کے اُردو تراجم۔ایک جائزہ	منہاج العابدین	48
علامہ اقبال کی فکری جہات: نثر کے حوالے سے	ڈاکٹر محمد مرتضیٰ	52
مولانا آزاد اور فنونِ لطیفہ	شاہد حبیب	56
ناصر کاظمی اپنی شاعری کے آئینے میں	ڈاکٹر رفیعہ تسیم	60
حضرت امیر خسروؔ شاہی دربار کا شاہین	ڈاکٹر عبدالمغنی صدیقی	63
اقبال متین کی فکشن نگاری	ڈاکٹر جے۔محمد شفیع	71
اٹھارہویں صدی کی اردو شاعری میں تصوف	محمد امتیاز عالم	74
افسانہ		
ناز ہے مجھے اس کے ساتھ پر......!	خیرالنساء علیم	78
حصہ نظم		
حصہ نظم		
غزل	آغا سروش	81
نظم	مصحف اقبال توصیفی	81
غزل	ولی محمد زاہد ہریانوی	82
غزل	بدر محمدی	82

ماہنامہ قومی زبان حیدرآباد

تلنگانہ ریاستی اُردو اکیڈیمی کا علمی ادبی سائنسی فنی تہذیبی جریدہ

QAUMI ZABAN Monthly, Hyderabad.

جلد :05 شمارہ : 11 نومبر 2020ء

زیرِ نگرانی : ڈاکٹر محمد رحیم الدین انصاری
صدرنشین تلنگانہ ریاستی اُردو اکیڈیمی

مدیر : ڈاکٹر محمد غوث
ڈائرکٹر / سکریٹری تلنگانہ ریاستی اُردو اکیڈیمی

ناشر و طابع

تلنگانہ ریاستی اُردو اکیڈیمی
چوتھی منزل ، حج ہاؤز نامپلی
حیدرآباد-500 001 (تلنگانہ)

مقام اشاعت : تلنگانہ ریاستی اُردو اکیڈیمی

ترتیب و تزئین : محمد ارشد مبین زبیری
کمپوزنگ ، ڈیزائننگ : محمد منہاج الدین

قیمت -/15 روپے سالانہ -/150 روپے

Total Pages : 84

قومی زبان کی خریداری کے لیے چیک ڈرافٹ یا منی آرڈر بنام ڈائرکٹر / سکریٹری تلنگانہ ریاستی اُردو اکیڈیمی روانہ کریں اور وضاحت طلب امور کے لیے وہیں رابطہ فرمائیں۔

☆

"قومی زبان" میں شائع شدہ مضامین میں اظہار کردہ خیالات سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔

☆

Printed by Dr. Mohammed Ghouse and Published by Mohammed Ghouse on behalf of Telangana State Urdu Academy, Minorities Welfare Dept., Govt.of Telangana, Printed at M/s. Taha Enterprises, Printing and Packaging, 11-6-833, Red Hills, Lakdi ka Pul, Hyderabad-500004, T.S..

Published at 4th Floor, Haj House, Nampally, Hyderabad-500 001 Telangana State.
Ph: No. 040-23237810 Fax: 040-66362931
Email: qaumizaban.tsua2015@gmail.com
website : urduacademyts.com

ماہنامہ قومی زبان حیدرآباد

QAUMI ZABAN Monthly, Hyderabad.

جلد : 05 شمارہ : 11 نومبر 2020ء

زیرِنگرانی : ڈاکٹر محمد رحیم الدین انصاری
صدرنشین تلنگانہ ریاستی اُردو اکیڈیمی

مدیر : ڈاکٹر محمد غوث
ڈائریکٹر / سکریٹری تلنگانہ ریاستی اُردو اکیڈیمی

ناشر و طابع

تلنگانہ ریاستی اُردو اکیڈیمی
چوتھی منزل حج ہاوز نامپلی
حیدرآباد-001 500 (تلنگانہ)

مقامِ اشاعت : تلنگانہ ریاستی اُردو اکیڈیمی

ترتیب و تزئین : محمد ارشد مبین زبیری
کمپوزنگ / ڈیزائننگ : محمد منہاج الدین

قیمت -/15 روپئے سالانہ -/150 روپئے

Total Pages : 84

قومی زبان کی خریداری کے لیے چیک ڈرافٹ یا منی آرڈر
بنام ڈائرکٹر / سکریٹری تلنگانہ ریاستی اُردو اکیڈیمی روانہ کریں اور
وضاحت طلب امور کے لیے وہیں رابطہ فرمائیں۔

☆

''قومی زبان'' میں شائع شدہ مضامین میں اظہار کردہ خیالات سے
ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔

☆

Printed by Dr. Mohammed Ghouse and Published by Mohammed Ghouse on behalf of Telangana State Urdu Academy, Minorities Welfare Dept.,Govt.of Telangana, Printed at M/s. Taha Enterprises, Printing and Packaging, 11-6-833, Red Hills, Lakdi ka Pul, Hyderabad-500004, T.S.

Published at 4th Floor, Haj House, Nampally, Hyderabad-500 001 Telangana State.
Ph: No. 040-23237810 Fax: 040-66362931
Email: qaumizaban.tsua2015@gmail.com
website : urduacademyts.com

قرینہ

ہم کلامی	ڈاکٹر محمد غوث	4
اپنی بات	ڈاکٹر محمد رحیم الدین انصاری	5
لوح بھی تو قلم بھی تو	علامہ اقبال	6

سیرتِ مبارکہ

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری	ڈاکٹر حافظ محمد صابر پاشاہ قادری	7

لمحہ فکر

احیائے اُردو - نئے اہداف نئی منزلیں	ڈاکٹر محمد غوث	11

گوشۂ ویبنار

اُردو کے فروغ میں کتاب شناسی اور مطالعہ کتب کی اہمیت	ڈاکٹر وصی اللہ بختیاری	13
انٹرنیٹ اور سوشیل میڈیا : اُردو کے فروغ کے اہم وسائل	ڈاکٹر عبدالقدوس	20
تلنگانہ میں اُردو کا نفاذ ماضی حال اور مستقبل	ڈاکٹر ایم اے عزیز سہیل	31
اُردو اور روزگار کے مواقع : مسائل اور امکانات	ڈاکٹر جہانگیر احساس	36

مضامین

عالمی امن کے قیام میں تصوف کی خدمات	ڈاکٹر محمد زاہد الحق	39
فانی کی شاعری اُن کا فلسفہ اور پیام	ڈاکٹر امیر علی	44
بیسویں صدی میں عربی کتب تواریخ کے اُردو تراجم۔ایک جائزہ	منہاج العابدین	48
علامہ اقبال کی فکری جہات : نثر کے حوالے سے	ڈاکٹر محمد مرتضیٰ	52
مولانا آزاد اور فنونِ لطیفہ	شاہد حبیب	56
ناصر کاظمی اپنی شاعری کے آئینے میں	ڈاکٹر رفیعہ نسیم	60
حضرت امیر خسروؒ شاہی دربار کا شاہین	ڈاکٹر عبدالمغنی صدیقی	63
اقبال متین کی فکشن نگاری	ڈاکٹر جے۔محمد شفیع	71
اٹھارہویں صدی کی اردو شاعری میں تصوف	محمد امتیاز عالم	74

افسانہ

ناز ہے مجھے اس کے ساتھ پر.....!	خیرالنساء علیم	78

حصہ نظم

حصہ نظم

غزل	آغا سروش	81
نظم	مصحف اقبال توصیفی	81
غزل	ولی محمد زاہد ہریانوی	82
غزل	بدر محمدی	82

تلنگانہ ریاستی اُردو اکیڈیمی کے زیر اہتمام 18/اگست 2020ء کو عصر حاضر میں اُردو زبان وادب کا فروغ، مسائل و امکانات کے عنوان کے تحت "قومی ویبنار" کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس ویبنار میں پیش کئے گئے مقالوں میں سے چار مقالے گوشہ ویبنار میں شائع کئے جارہے ہیں۔

ڈاکٹر وصی اللہ بختیاری

اردو کے فروغ میں کتاب شناسی اور مطالعۂ کتب کی اہمیت

زندہ قومیں علم ہی سے زندہ رہتی ہیں۔ قوموں کی زندگی کا دارومدار اور انحصار علم سے وابستگی اور علم دوستی پر ہوتا ہے۔ مہذب سماج میں کتاب دوستی اور کتاب شناسی کی صحت مندروایت ہمیشہ مستحکم رہتی ہے۔ جس معاشرے میں کتابوں کی قدردانی اور قدرشناسی کی جاتی ہے وہ تہذیب وتمدن کے اعتبار سے ترقی یافتہ اور مہذب ومتمدن ہوتا ہے۔ اقوام عالم کی تاریخ کے مطالعہ سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ علم وفضل کی قدردانی، اہل علم کی سرپرستی اور کتب خانوں سے کماحقہ استفادہ کسی قوم کو ترقی کی شاہراہ پر گامزن کر کے عروج سے ہمکنار کرتا ہے۔ اس کے برعکس جس معاشرے میں کتب خانوں کی حالت زار نا قابل بیان ہو، جہاں علم کی قدردانی نہ ہو، مطالعۂ کتب کی شرح کم ہو، اس کی علمی زبوں حالی اور علم وفضل سے دوری ومجبوری محتاج بیان نہیں ہے۔ یہ کیفیت تہذیبی سطح پر اس کی بیچارگی اور مرعوبیت ومغلوبیت پر منتج ہوتی ہے۔ مطالعہ کا فقدان دراصل تہذیب کا فقدان ہے کیوں کہ تہذیب زبان ہی سے وابستہ ہوتی ہے۔ اردو صرف ایک زبان نہیں، ایک تہذیب بھی ہے۔

کتاب کیا ہے؟۔ کتاب مکتوب کردہ دستاویز ہے۔ کتاب دراصل کسی شخص کے حاصل مطالعہ کا نقطۂ عروج ہے۔ کسی مصنف یا مرتب ومؤلف نے حصول علم میں جو تگ ودو کی اور اس نے جو کچھ بھی حاصل کیا، اس کا ماحصل اور اس کے اخذ کردہ نتائج کا اظہار وہ کتاب میں کرتا ہے گویا اس کی ترسیم کا حاصل اس کی کتاب ہے۔ بہ الفاظ دیگر کسی موضوع پر کسی مصنف ومؤلف کے حصول علم کا ماحصل اور اس کے مطالعہ کا جوہر "کتاب" ہے۔

کتاب مصنف کا تعارف ہے۔ مصنف کی شخصیت کتاب سے ظاہر ہوتی ہے۔ اس کے علم کا حاصل کتاب ہے۔ اس اعتبار سے دیکھا جائے تو جتنے علوم وفنون ہیں، وہ سب کتاب ہی کے مرہونِ منت ہیں۔ علوم وفنون، سینہ بہ سینہ منتقل تو ہو سکتے ہیں لیکن ایک وقت ایسا آجاتا ہے جب اس کی حد ختم ہو جاتی ہے۔ سینہ بہ سینہ منتقل ہونے والے علوم وفنون ضائع ہو جاتے ہیں اور کتاب کے بغیر ان علوم و فنون کا تسلسل ممکن نہیں ہے۔

کتاب ایک ایسا ذریعہ ہے جو مصنف کے علم کو کتاب کی شکل میں باقی رکھتا ہے۔ اگر ہم صدیوں کے علم کو مسلسل کرنا چاہیں تو اس کا ایک اہم ذریعہ کتاب ہو جاتی ہے۔ کتاب کے لیے یہ ضروری نہیں کہ وہ صرف کاغذ پر ہو۔ کتاب کسی بھی شکل میں ہو سکتی ہے۔ جیسے پتھر کے دور میں کتاب 'پتھروں پر کندہ کی جاتی تھی۔ دورِ سنگ کی کتابیں' اس دور کے آثار وکتبات اور کندہ کی ہوئی تحریریں ہیں۔ کتاب کی مختلف نوعیتیں ہیں، مکتوبی شکل میں مخطوطات، مطبوعات، رسائل، جرائد اور مجلات وغیرہ شامل ہیں۔ ڈیجیٹل کتابوں کی مختلف نوعیتیں ہیں۔ عام طور پر پی ڈی ایف کتابیں مروج ہیں۔ سافٹ کاپی کی شکل میں کتابیں، ای۔بک، صوتی کتاب (آڈیو بک) اور اس نوع کی تمام شکلوں میں کتاب دستیاب ہے۔

یہاں یہ بات اہم ہے کہ جب تک کتاب کی زبان سے

واقفیت نہ ہو، کتاب تک رسائی حاصل نہیں کی جاسکتی۔ کتاب کی زبان خواہ نقش ہو، حرف ولفظ ہو، صوت وصدا ہو، خواہ کوئی زبان ہو، جب تک اس زبان سے واقفیت وشناسائی نہ ہو، اس کے رسم الخط سے واقفیت وآگاہی نہ ہو، کتاب سے استفادہ محال ہے۔

اردو میں کتابوں کی عدم دستیابی کا مسئلہ نہیں ہے، اہلِ اردو میں مطالعہ کا کم ہوتا ہوا رجحان ایک بڑا مسئلہ ہے۔ اردو میں مختلف موضوعات پر بے شمار کتابیں شائع ہوتی ہیں۔ اشاعتی اداروں کی جانب سے مسلسل کتابیں منظرِ عام پر آتی ہیں اور قاری کی منتظر رہتی ہیں۔ اسی طرح لاتعداد اردو کتابیں انٹرنیٹ پر موجود ہیں، آن لائن کتابوں کا ایک ذخیرہ شائقین کے لیے دستیاب ہے لیکن استفادہ کرنے والوں کی تعداد پر سوالیہ نشان ہے۔ کتاب کے مطالعہ کی عادت ہی نہ ہو تو کتاب خواہ لائبریری میں ہو یا آن لائن .....سب بے سود و بے کار ہے۔ کتاب اسی وقت اہمیت کی حامل ہے جب اس کو پڑھا جائے اس سے استفادہ کیا جائے۔ اردو کے فروغ کے لیے مطالعۂ کتب کا فروغ اور کتاب شناسی کا رجحان پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ جناب گلزار کی ایک نظم کے چند مصرعے یہاں برمحل ہوں گے، ہرچند کہ اس نظم میں انہوں نے کتابوں کے مطالعہ کے قدیم طریقے اور طرزِ تعامل کا جدید آن لائن مطالعہ کی نوعیت و کیفیت سے موازنہ کیا ہے، ملاحظہ فرمائیں: ''کتابیں جھانکتی ہیں بند الماری کے شیشوں سے / بڑی حسرت سے تکتی ہیں / مہینوں اب ملاقاتیں نہیں ہوتیں......''

یہ تسلیم کہ ہندوستان میں اردو کے فروغ میں ایک کردار سنیما نے بھی ادا کیا ہے، اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اردو کو کئی برسوں سنیما نے زندہ رکھا۔ اس سے قبل ایک دور تھا جب کتابوں اور رسالوں نے اردو کو زندہ رکھا۔ جب کتاب سے رشتہ چھوٹ گیا، تو سنیما کے ذریعہ ہم اردو سے کان آشنا رہے۔ جب سیلولائیڈ کا دور ختم ہوا تو ٹیلی ویژن آیا اور اب تو انٹرنیٹ کا دور آگیا ہے۔ بنیادی بات یہ ہے کہ اگر زبان استعمال میں رہے اور برتی جاتی رہے تو فروغ بھی پائے۔ زبان جب کتابوں میں بند ہو جائے تو کیا فروغ پائے؟۔ المیہ یہ ہے کہ آج مطالعہ کی عادت چھوٹ گئی ہے۔ آج علم صرف سمعی اور بصری ہو کر رہ گیا ہے۔

زبان کے زوال کا سب سے بڑا پہلو یہ ہے کہ کتاب کو چھوڑ دیا گیا۔ زبان کے زوال میں مطالعہ کا زوال بھی شامل ہے جو ایک بڑا مسئلہ ہے۔ اگر کتاب سے رشتہ استوار ہوتا اور کتاب ہاتھ میں ہوتی تو زبان کبھی زوال پذیر نہیں ہوتی۔ کتاب ہاتھ سے اس لیے چھوٹی کہ جو زبان پڑھنے کی تھی، وہ صرف بولنے میں آگئی۔ جیسا کہ سطورِ بالا میں عرض کیا گیا، اس سلسلے میں کچھ عرصے تک سنیما نے سنبھالا دیا لیکن اس کا نقصان یہ ہوا کہ آدمی میں مطالعہ کی عادت چھوٹ گئی۔ لفظ یاد تو ہوئے لیکن وہ پڑھنے سے محروم ہو گئے۔ وہ زبان بول تو سکتا تھا، لیکن پڑھ نہیں سکتا تھا۔ انسان نے سماعت کے ذریعہ وہ زبان سیکھی تو سہی، لیکن وجودِ مکتوبی سے جو زبان لکھی جاتی ہے، وہ املے سے محروم ہوگئی۔ لفظ سے محروم ہوگئی، حرف سے محروم ہو گئی۔ حرف شناسی نہیں رہی، لفظ شناسی نہیں رہی۔ وہ زبان صرف بول چال کی حد تک محدود ہوگئی۔ رسم الخط اور تحریر سے یہ محرومی زبان کے زوال کا بڑا سبب ہے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ واپس اسے وہاں لایا جائے جہاں وہ پڑھ سکے۔ لیکن یہاں یہ مسئلہ آتا ہے کہ سمجھوتوں کی بات شروع ہوجاتی ہے اور زبان سمجھوتا نہیں چاہتی۔

سمجھوتوں کی باتیں اس طرح شروع ہو جاتی ہیں کہ آدمی یہ چاہتا ہے کہ اب اگر کسی کو وہ زبان لکھنا یا پڑھنا نہیں آتا تو وہ دوسری زبان جو وہ لکھ اور پڑھ سکتا ہے اس میں اس کا ٹرانس لٹریشن (TRANSLITERATION) کیا جائے۔ گویا نقل حرفی

اور رسم الخط کی تبدیلی کا خطرناک مطالبہ کیا جانے لگتا ہے۔ اس طریقہ سے زبان کا ہیولا بگڑ جاتا ہے۔ بنیادی طور پر یہ کتاب سے محرومی ہو گی۔ وہ کتابیں جو اردو میں لکھی گئی ہیں، ان کے بارے میں ایک مسئلہ اس مطالبہ کا بھی ہے جو مسلسل کیا جاتا رہا ہے، اگر چہ کہ اسے یکسر مسترد کر دیا جا چکا ہے کہ اردو کو دیوناگری میں لکھا جائے، رومن میں لکھا جائے۔ اس سے اردو کی وہ تمام کتابیں از کار رفتہ ہو جائیں گی جن میں علم وادب ہے۔ علوم بھی ہیں، فنون بھی۔ شاعری بھی ہے اور تاریخ بھی۔ اخلاق بھی ہے اور فلسفہ بھی۔ تہذیب بھی ہے اور تمدن بھی۔ بلاشبہ اردو میں ادبیاتِ عالم، مذاہب عالم، اسلامیات اور مذہبیات کا ایک عظیم الشان باثروت سرمایہ موجود ہے۔ رسم الخط کی تبدیلی کا نامعقول اور مسترد کردہ مشورہ اگر قبول کر لیا جائے تو وہ تمام دارالترجمے جنہوں نے دیگر زبانوں کے تراجم کو اردو میں منتقل کیا، وہ سب کے سب فنا ہو جائیں گے۔ اردو کا عظیم علمی و ادبی سرمایہ بے معنی ہو کر رہ جائے گا۔ اب تک یہ معلوم نہ ہو سکا کہ رہ رہ کر رسم الخط کی تبدیلی کا یہ شوشہ کیوں چھوڑا جاتا ہے؟۔ اردو کی پہچان اس کے رسم الخط سے ہے۔ اردو کا وجود اس کے رسم الخط سے ہے۔ خوبصورت نستعلیق خط اردو کی شناخت ہے۔ اردو صرف ایک زبان نہیں بلکہ یہ ایک تہذیب بھی ہے۔ کتاب کا زوال ایک تہذیب کا زوال ہے۔

اب ضرورت اس بات کی ہے کہ آدمی پھر سے کتاب کی طرف متوجہ ہو جس سے وہ تہذیب کی طرف متوجہ ہوگا۔ کتب بینی نہ ہونے کا نقصان یہ ہوا اس کی نگاہ تہذیب سے ہٹ گئی اور وہ دیگر زبان جس سے شغف ہے، اس کی تہذیب سے نہ صرف متاثر ہوا بلکہ اس تہذیب میں کھو گیا، خواہ وہ انگریزی ہو، ہندی ہو، یا کوئی علاقائی زبان ہو۔ اب یہ شکوہ کرنا کہ زبان زوال پذیر ہو رہی ہے جب کہ زبان کے زوال پذیر ہونے میں یہ سب عوامل شامل ہیں۔

آج سینما سے بھی اردو زبان بہت حد تک غائب ہو گئی ہے۔ اب تو زبان سننے کو بھی نہیں مل رہی ہے۔ سب سے بڑا نقصان اس وقت ہوا جب ہم نے اپنے کتب خانوں کو کھو دیا۔ جن کے کتب خانے جلا دیئے جاتے ہیں، ان کی کوئی تہذیب باقی نہیں رہ جاتی۔

یہ نہایت خوش آئند امر ہے کہ کتابوں کی جانب مراجعت ہو رہی ہے۔ آن لائن سورسز اور پی ڈی ایف کتابوں کی سہولتوں نے کتاب کی جانب راغب کیا ہے۔ اب آدمی ای بُک کی شکل میں دوبارہ کتابوں کی طرف آ رہا ہے۔ ای۔ کتابیں طبعی کتابوں کی شکل میں منتقل ہو رہی ہیں۔ بہت سے احباب انٹرنیٹ سے کتابوں کو ڈاؤن لوڈ کر کے اس کا پرنٹ لیتے ہیں اور ای۔ بُک کو اصل کتاب کی طرح پڑھ کر مستفید ہو رہے ہیں۔ ایسے میں کتاب پھر سے ایک اہم وسیلہ بن سکتی ہے اور اس کے امکانات روشن ہیں۔ اب ماحول سازی کرنے اور کتاب شناسی کا مزاج پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ کتابوں پر تبصرے، مذاکرے اور کتابوں پر گفتگو کا ماحول پیدا کیا جائے اور کتاب شناسی کی محفلیں آراستہ کی جائیں اور شوق کو بڑھاوا دیا جائے۔ جب شوق کو بڑھاوا ملے گا تو مطالعہ کتاب کو فروغ ملے گا جس سے زبان کو بھی فروغ ملے گا۔

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان (این سی پی یو ایل NCPUL)، وزارت ترقی انسانی وسائل، حکومت ہند کا ادارہ ہے۔ قومی کونسل کی جانب سے اردو کتابوں کی اشاعت کا کام بڑے پیمانے پر ہوتا ہے۔ اس کے ویب سائٹ پر پی ڈی ایف شکل میں کتابیں اور کونسل کے رسائل موجود ہیں جنہیں بہ آسانی ڈاؤن لوڈ کیا جا سکتا ہے۔ قومی کونسل کی جانب سے ''ای۔ کتاب'' نامی موبائل اپلیکیشن تیار کیا گیا ہے۔ یہ ایپ اردو کا پہلا ای بُک ریڈر ہے، جس میں نستعلیق میں اردو کتابیں تلاش کی سہولت کے ساتھ موجود ہیں۔ ایک مرتبہ کتاب کو ڈاؤن لوڈ کر لینے کے بعد انٹرنیٹ کے بغیر بھی کتاب پڑھی جا سکتی ہے۔ موبائل میں استعمال کے لیے پلے

اسٹور پر''ای۔کتاب'' ایپلیکیشن مفت دستیاب ہے۔

بزمِ اردو لائبریری پر کتابوں کا ایک جہان آباد ہے۔محترم اعجاز عبید اور ڈاکٹر سیف قاضی صاحبان کی اس عظیم الشان خدمت پر ہم انہیں خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے کریٹیو کامن لائسنس کے ساتھ اردو کی کتابوں کو اس طرح پیش کیا ہے کہ اس میں نقل و چسپاں کرنے کی سہولت بھی میسر ہے۔ان کا کارنامہ بزمِ اردو لائبریری ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔اب یہ تمام کتابیں ''کتابیں ڈاٹ اردو لائبریری ڈاٹ او آر جی'' پر دستیاب ہیں۔

اردو کی کتابوں کا ایک عظیم الشان ذخیرہ ''آرکائیو ڈاٹ او آر جی'' پر موجود ہے۔یہ امریکہ کی ڈیجیٹل لائبریری ہے جس پر انٹرنیٹ کا سب سے بڑا ذخیرہ موجود ہے۔اس میں مختلف النوع اشیاء موجود ہیں۔متنوع فائل کی اقسام کی ایک وسیع و عریض دنیا آباد ہے۔آرکائیو پر اردو کتابیں ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں۔یہ اردو کتابوں کا سب سے بڑا ذخیرہ ہے جس میں ایک اندازے کے مطابق پچاس ہزار سے زائد کتابیں، مضامین اور دیگر مواد موجود ہے۔اس کی قدر و قیمت کا اندازہ وہی کر سکتے ہیں جنہیں کسی نادر اور نایاب کتاب کی ضرورت ہو اور وہ انہیں فوراً دستیاب ہو جائے۔

اردو کی کتابوں کا ایک بڑا آن لائن ذخیرہ اسکین شدہ کتابوں کی شکل میں ریختہ پر موجود ہے۔ ریختہ فاؤنڈیشن 2013 میں قائم کیا گیا۔''ریختہ ڈاٹ او آر جی'' پر ادبی کتابوں کا ایک بڑا ذخیرہ ہے جس کی تعداد تقریباً بیس ہزار ہے۔اس میں شعری مجموعے، رسائل و جرائد اور دیگر کتابیں پی ڈی ایف کی شکل میں آن لائن پڑھنے کے لیے موجود ہیں۔

تعمیر نیوز پورٹل، اردو کے تکنیکی ماہر جناب سید مکرم نیاز کا ویب سائٹ ہے، جس پر وہ پورے اہتمام کے ساتھ نادر و نایاب کتابوں کو خود کمپوز کر کے اپلوڈ کرتے ہیں، ان کے ہاں انتہائی اہم اور نایاب کتابوں کا ذخیرہ ہے۔وہ آرکائیو پر بھی اپلوڈ کر کے ڈاؤن لوڈ کا ربط/ لنک شیئر کرتے ہیں۔تعمیر نیوز پر ایک سہولت یہ بھی میسر ہے کہ آپ چاہیں تو اپنے ای میل پر اطلاعات بھی حاصل کر سکتے ہیں تاکہ اہم کتابیں اور مضامین چھوٹ نہ جائیں اور آپ محروم نہ رہ جائیں۔یہ خوشی کی بات ہے کہ گزشتہ دنوں تعمیر نیوز حیدرآباد کو گوگل نیوز پر بھی شامل کیا گیا ہے۔

اقبالیات کا ایک وقیع آن لائن ذخیرہ ''اقبال سائبر لائبریری ڈاٹ نیٹ'' پر موجود ہے۔جناب راشد اشرف ''کتابستان ڈاٹ کوم'' پر ایک بڑے پروجیکٹ کے تحت جنوری 2016 سے کتابوں کو اپلوڈ کر رہے ہیں۔اردو کتابوں کی اسکینگ کا انہوں نے بہت بڑا منصوبہ بنایا ہے جس میں ان کے ساتھ دیگر احباب بھی تعاون کر رہے ہیں۔یہاں کتابستان کے انگریزی املا میں دو مرتبہ 'اے' آتا ہے۔جناب راشد اشرف کے زیر اہتمام کئی نایاب کتابیں جو ناپید ہیں' دوبارہ بڑے اہتمام سے شائع کی جارہی ہیں، اس سیریز کا نام ''زندہ کتابیں'' ہے، قارئین تک رسائی کے لیے انتہائی کم قیمت پر یہ کتابیں فراہم کی جارہی ہیں۔ہمارے یہاں بہت سے اشاعتی ادارے کم قیمت پر کتابوں کی طباعت و اشاعت میں مصروف ہیں، قومی کونسل کی جانب سے معیاری کتابیں کم قیمت پر مہیا کرائی جاتی ہیں۔قومی کونسل کے مالی تعاون سے شائع ہونے والی کتابوں کی قیمت خود کونسل کی جانب سے متعین کی جاتی ہے۔

ڈاکٹر خورشید اقبال کی جانب سے اردو دوست لائبریری اور اس نوع کے دیگر آن لائن مواد کا تذکرہ مناسب ہوگا۔یہاں یہ بتلانا بھی ضروری ہے کہ اردو کتابوں کی آن لائن پیشکش کے سلسلے میں بہت سے لوگ مسلسل کوشاں ہیں۔ورلڈ اردو ایسوسی ایشن کی جانب سے ان کے ویب سائٹ پر ای۔کتابوں کا ایک حصہ موجود ہے۔کئی ایسی ویب سائٹ بھی ہیں جہاں مضامین و مقالات اور مشاہیر اہل

گوشۂ ویبنار

قلم کی تحریریں قارئین کے ذوق مطالعہ کی تسکین اور ضیافت طبع کے لیے موجود ہیں۔ مختلف شخصیات کی جانب سے ان کے شخصی ویب سائیٹ اور بلاگ پر بہت سی وقیع کتابیں اپلوڈ کی گئی ہیں۔

سماجی رابطے کے وسائل (سوشیل میڈیا) نے کتابوں کی جانب نئی نسل کو متوجہ کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ کم از کم اس اعتماد کی بحالی بھی ایک بڑی کامیابی اور متوجہ کرنے والی ہے کہ طلبہ و طالبات میں یہ یقین پیدا ہوگیا ہے کہ اردو میں ایک عظیم سرمایہ موجود ہے اور انٹرنیٹ پر اردو کتابیں دستیاب ہیں۔ زمانہ قدیم میں جو احساسِ محرومی اور کتابوں کی عدم دستیابی کی شکایت تھی، اب اس کا کافی سدباب ہوگیا ہے۔ سوشیل میڈیا پر اردو کتابیں سافٹ کاپی، پی ڈی ایف اور تصویری شکل میں تقریباً سبھی کی دسترس میں ہیں۔

واٹس ایپ پر اردو کتابوں کے لیے کئی گروپ مختص ہیں۔ کتابوں کے شائقین ان گروہوں میں مطلوبہ کتابیں بہ آسانی حاصل کر سکتے ہیں۔ ان واٹس ایپ حلقوں میں مختلف قسم کے گروپ موجود ہیں۔ طلب کرنے پر کتابیں مفت فراہم بھی کی جاتی ہیں۔ علم دوست اور کتاب کے قدردان مطلوبہ کتابوں کو آن لائن تلاش کر کے ارسال بھی کرتے ہیں کہ یہ بھی ایک علمی کام اور اہل علم کی خدمت ہے۔ اس طرح کہا جاسکتا ہے کہ کتاب تک رسائی پہلے سے کہیں زیادہ آسان ہوگئی ہے۔ افادۂ عام کے لیے لوگ مفت پی ڈی ایف شکل میں کتابیں فراہم کر رہے ہیں۔ جن لوگوں کو کسی کتاب کا پی ڈی ایف نسخہ یا ڈاؤن لوڈ لنک مل جاتا ہے، ہر گروپ میں اشتراک کرتے، آگے بڑھاتے/شیئر اور فارورڈ کرتے رہتے ہیں۔ بسا اوقات ایک ہی کتاب کئی مرتبہ اور کئی گروپوں میں بھیجی جاتی ہے۔

واٹس ایپ پر کتابوں کے سلسلے میں ڈاکٹر قمر صدیقی، ممبئی کا تذکرہ ضروری ہے کہ وہ دستیاب کتابوں کو اپنی ویب سائٹ اردو چینل پر پیش کرتے ہیں اور اس کے لنک کو پورے تعارف اور اہتمام کے ساتھ تمام بہت سے واٹس ایپ گروپوں میں شیئر کرتے ہیں۔

فیس بک کے بیشتر گروپوں میں بھی وہ ان کتابوں کے مختصر تعارف اور ڈاؤن لوڈ لنک کو شیئر کرتے ہیں۔ قابل ذکر یہ ہے کہ ٹیم اردو چینل کی جانب سے ہر دن کتابیں پیش کی جاتی ہیں جس میں مختلف مناسبتیں ملحوظ رکھی جاتی ہیں۔

اردو کی کتابوں کو عند الطلب فراہم کرنے والے واٹس ایپ گروپوں اور ٹیلی گرام چینلوں کی ایک بڑی تعداد موجود ہے جن کا سوشیل میڈیا کے انفجار کے اس دور میں کوئی اعداد و شمار اور احاطہ ممکن نہیں ہے، تاہم واٹس ایپ گروپ کتب خانہ، کتابیں، زندہ کتابیں، پرانی کتابیں، علم و کتاب وغیرہ ایسے گروپ ہیں جن میں کتابیں پابندی کے ساتھ ارسال کی جاتی ہیں۔ چند واٹس ایپ گروپوں میں علماء و فضلاء، مصنفین و مؤلفین، پروفیسر صاحبان اور دانشوران موجود ہیں جو ملک و بیرون ملک کے مقتدر تعلیمی اداروں سے وابستہ ہیں۔ ان گروپوں میں کتابوں پر علمی گفتگو ہوتی ہے۔ صحت مند مکالمہ اور مذاکرہ اہل علم کی شان ہے۔

سوشیل میڈیا کے ان واٹس ایپ گروپوں اور ٹیلگرام چینلوں کے ساتھ ،فیس بک لائبریریوں اور صفحات اور گروپوں کو شامل کرلیا جائے تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ کتابوں کا ایک سیل رواں یا ٹھاٹھیں مارتا سمندر اپنے قاری کا متلاشی ہے۔ فیس بک پر گروپوں میں پی ڈی ایف کتاب کو اپلوڈ کرنے کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔ تاجران کتب اور اشاعتی اداروں کی جانب سے بھی واٹس ایپ اور فیس بک کا بھرپور استعمال کیا جارہا ہے۔ واٹس ایپ اور فیس بک پر کتاب کا سرورق قیمت اور رابطہ نمبر کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے تاکہ لوگ خرید سکیں۔ بک کارنر شوروم، جہلم کے مالک برادران جناب گگن شاہد اور جناب امر شاہد نے جس طرح اردو کتابوں کی شاندار معیاری طباعت و اشاعت، انکاسی اور قارئین تک کتابوں کو پہنچانے

کا لظم کیا ہے، قابلِ تقلید ہے۔ اس ادارے کی جانب سے شائع ہونے والی کتابوں کے ایڈیشن عام طور پر صرف دو تین مہینے کی قلیل مدت میں ختم ہو جاتے ہیں۔ گزشتہ دنوں اردو کے ممتاز ادیب، مشہور ڈائجسٹ 'سب رنگ' کے مدیر جناب شکیل عادل زادہ کی سب رنگ کہانیوں کا ایک انتخاب 'جسے جناب حسن رضا گوندل نے کئی جلدوں میں مرتب کیا ہے، اس کی پہلی جلد شائع ہوئی، صرف ایک مہینے کی مدت میں کتاب کا یہ ایڈیشن ختم ہو گیا اور پھر دوسرا ایڈیشن بھی قریب الختم ہے۔ ان دنوں محترم شمس الرحمان فاروقی صاحب کے شاہکار ناول ''کئی چاند تھے سرِ آسماں'' کا دیدہ زیب اور خوبصورت ایڈیشن شائع کیا گیا ہے۔

یہاں میں کتابوں کے سلسلے میں یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ حالیؔ کا وہ زمانہ نہیں ہے جب حالیؔ ایسے شاعر بھی یہ کہا کرتے تھے کہ ان کا مال نایاب ہے لیکن گاہک اس کی قدر و قیمت سے ناواقف ہیں کیوں کہ انہوں نے شہر میں سب سے الگ اپنی دوکان کھولی ہے۔ نہیں، یہ زمانہ تشہیر کا ہے۔ جب تک آپ بحیثیت ناشر اپنی مطبوعہ کتابوں کی تشہیر نہیں کرتے، کتاب کوئی نہیں خریدے گا۔ آج بھی ایسے اہلِ علم وفضل اور صاحبانِ ذوق موجود ہیں جو اپنی مطلوبہ کتابوں کو ہر قیمت پر حاصل کرنے کے لیے تیار رہتے ہیں۔ کتاب کی قدر و قیمت تو جاننے والے ہی جانتے ہیں کہ قدرِ جوہر شاہ داند یا بداند جوہری۔ تشہیر نہ سہی، کم از کم تعارف تو ضروری ہے۔ کئی اشاعتی ادارے کتابیں شائع تو کرتے ہیں لیکن اپنی مطبوعات کی نکاسی کے لیے مناسب تدابیر اختیار نہیں کرتے۔ میں پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ آج بھی اردو کتابوں کے شائقین بہت بڑی تعداد میں موجود ہیں، صرف مناسب تشہیر اور مارکیٹنگ کی ضرورت ہے۔ آن لائن کتابوں کی فروخت کے تجربات کامیاب ہو رہے ہیں، جو ایک خوش آئند بات ہے۔

جب تک مسلسل توجہ نہ دلائی جائے اور مطالعۂ کتب کی طرف راغب نہ کیا جائے، تمام وسائل اور کتابوں کے باوجود جب تک کتاب کے مطالعہ میں دلچسپی نہ لی جائے، مطالعہ کتب کی جانب رغبت اور کتاب شناسی کے ماحول کا اعادہ مشکل ہے۔ کوشش یہ ہو کہ معاشرے میں ایک اپج پیدا کی جائے تا کہ لوگ کتاب کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ دراصل مطالعہ کی جانب آمادہ کرنے اور مطالعہ کا ماحول پیدا کرنے کے لیے اجتماعی کوششوں کی ضرورت ہے۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ہمارے سماج میں بالعموم مطالعہ کی عادت چھوٹ گئی ہے۔ ہمیں اس حقیقت کا اعتراف کرنا اور اس جانب سے سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے۔ اردو زبان کے فروغ کے لیے اردو کتابیں پڑھی جائیں۔ کتابوں پر مذاکرے کے لیے محفلیں آراستہ ہوں۔ کتابوں پر گفتگو ہو۔ اظہار خیال کیا جائے۔ گفتگو اور تبادلۂ خیال کا ماحول پیدا کیا جائے۔ اگر ایسا ہو تو ذوق پیدا ہو گا اور شوق بڑھے گا۔ جب تک شوق کو فروغ نہیں دیں گے، اس وقت تک قاری کتاب کی طرف راغب نہیں ہو گا۔

الحاصل! اردو کے فروغ کے لیے بہت سارے وسائل موجود ہیں، جن میں ایک کتاب بھی ہے، کتاب کی اہمیت مسلّم ہے۔ طبیعت میں مطالعہ کی عادت کو رسوخ دینے کے لیے بچوں کے رسائل و جرائد اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اسکولوں میں بچوں کے رسائل کو عام کیا جائے۔ بچوں کے لیے ادب اطفال پر مشتمل کتابیں فراہم کی جائیں۔ بچوں کے لیے عمدہ اور معیاری کتابیں قومی کونسل، مرکزی مکتبۂ اسلامی اور نیشنل بک ٹرسٹ کی جانب سے شائع کی گئی ہیں۔ اسکولوں اور کالجوں کے طلبہ و طالبات کے لیے نصابی کتابوں کی ضرورت وافادیت سے انکار نہیں ہے، تاہم نصابی کتابوں کے ساتھ ساتھ افزود مطالعہ کا رجحان پیدا کرنے کی اشد ضرورت ہے کیوں کہ موجودہ صورت حال کسی سے مخفی نہیں ہے کہ طلبہ و طالبات صرف

درسیات اور نصابی کتابوں تک محدود ہیں۔ میں معذرت کے ساتھ یہ بھی عرض کروں گا کہ کسی قدر استثناء کے ساتھ، اساتذہ کا بھی یہی حال ہے۔ اسکولوں اور کالجوں میں عام طور پر لائبریری ہوتی ہے، اس لائبریری میں دستیاب کتابوں سے استفادہ کیا جائے، مزید کتابیں فراہم کی جائیں تاکہ طلبہ میں مطالعہ کا شوق پیدا کیا جائے۔ طلبہ کو اپنے حاصل مطالعہ کا تذکرہ کرنے کا موقعہ فراہم کیا جائے اور مطالعہ میں صحت مند مسابقت کا ماحول پیدا کیا جائے۔

اہل اردو کو کتاب کی جانب متوجہ کرنے، مطالعہ کی ترغیب دینے اور کتاب شناسی کی جانب التفات پیدا کرنے کے لیے کئی اقدامات کئے جاسکتے ہیں۔ چند ممکنہ اقدامات پیش کر رہا ہوں:

مطبوعہ کتابوں کا تعارفی پروگرام: تعارف کتاب کے تحت موضوعات کے لحاظ سے کتابوں پر گفتگو اور تبادلۂ خیال کیا جا سکتا ہے۔ گزشتہ دنوں اس نوع کے چند پروگرام زبردست کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئے۔ انجمن ترقی اردو ہند اور ورلڈ اردو ایسوسی ایشن دہلی کی جانب سے ''نئی کتابوں پر گفتگو'' کا ایک پروگرام منعقد کیا جارہا ہے، جس میں کتابوں کا تفصیلی تعارف کروایا جاتا ہے اور نئی کتابوں پر مبسوط گفتگو ہوتی ہے جس میں کتاب کا سیر حاصل جائزہ لیا جاتا ہے۔ یہ پروگرام فیس بک اور یوٹیوب پر راست نشر کیا جاتا ہے جو مابعد استفادہ کے لیے بھی موجود رہتا ہے۔ جامعہ دارالسلام عمرآباد کے ابنائے قدیم، قطر کی جانب سے ''ایک عالم - پانچ کتابیں'' کا ایک پروگرام منعقد کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح جناب سلیم فاروقی نے فیس بک پر ''کورونا بھوت کے سامنے کتاب کی ڈھال'' کے نام سے ایک سلسلہ کیا۔ اس کے علاوہ ان کا ایک یوٹیوب چینل ''ذکرِ کتاب'' موجود ہے، جس پر کتابوں کا تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

رسم اجراء کے پروگرام: مطبوعہ کتابوں کی رسم رونمائی کے ان پروگراموں میں شائقین کتب جمع ہوتے ہیں اور کتاب پر تعارفی تحریریں اور تقریریں ہوتی ہیں۔ عام طور پر رسم اجراء کے بعد کتابوں کی فروخت کا انتظام کیا جاتا ہے۔ نئی مطبوعہ کتاب کی رسم اجراء کے پروگرام کئی مقامات پر کئے جاسکتے ہیں اور اس کا کامیاب تجربہ کیا گیا ہے۔

مصنف سے ملاقات (Meet the Author) پروگرام کا انعقاد کیا جائے۔ اس میں صاحبِ کتاب کو خود اپنی تصنیف کے بارے میں اظہار خیال کا موقعہ فراہم کیا جاتا ہے۔ اس میں سوال و جواب اور کتاب پر مذاکرہ بھی شامل کیا جاسکتا ہے۔ اس سے جہاں مصنف/مؤلف کی ہمت افزائی اور قدردانی ہوتی ہے، وہیں کتاب کا بھی خاطر خواہ تعارف بھی ہوجاتا ہے۔ کتاب کا تعارف کسی کتاب کے مطالعہ کے لیے سب سے اہم محرک ہے۔

اسکولوں اور کالجوں کی سطح پر کتابوں کی نمائش کا اہتمام کیا جائے۔ طلبہ و طالبات کے لیے ہفتۂ کتب خانہ (لائبریری ویک) منعقد کئے جائیں۔ رسائل و جرائد کے مطالعہ کی رغبت دلائی جائے۔ طلبہ و طالبات کو کتابوں پر تبصرہ و مذاکرہ میں شامل کرتے ہوئے کتابوں پر ان کی رائے طلب کی جائے، ان میں تشویق پیدا کرنے کے لیے انعامی مقابلے منعقد کئے جائیں اور تشجیعی انعامات کا نظم کیا جائے۔

کیا بعید ہے کہ ایک مرتبہ پھر ہم سب اجتماعی طور پر کتاب کی طرف مراجعت کریں اور ہمارے گھر میں، خاندان میں اور معاشرے میں مطالعہ کا رجحان پیدا ہو اور کتاب شناسی کی روایت مستحکم ہو تاکہ ہمیں صرف معلومات اور علم میں فرق محسوس ہو۔ مطالعۂ کتب اور کتاب شناسی کے ذریعہ اردو زبان وادب کو فروغ حاصل ہو۔

Email: vasibakhtiary@gmail.com
Mobile: 9441905026 / 8712135940

☆☆☆

Urdu Monthly
Qaumi Zaban
AN OFFICIAL ORGAN OF TELANGANA STATE URDU ACADEMY
Vol.05 No.11 November-2020
RNI Regn. No. : TELURD/2015/32622
Date of Publication: 15th of every month
RNP No. H-HD-GPO/059/2020-2022
Posting Date: 18th, 19th and 20th of every month
Accredited under the
University Grants Commission (UGC) Care-List

جامع مسجد دہلی سے 1947 میں مولانا ابوالکلام آزاد کی تاریخی تقریر کا اقتباس

''عزیزو! تبدیلیوں کے ساتھ چلو۔ یہ نہ کہو کہ ہم اس تغیر کے لئے تیار نہ تھے۔ بلکہ اب تیار ہو جاؤ۔ ستارے ٹوٹ گئے لیکن سورج تو چمک رہا ہے۔ اُس سے کرنیں مانگ لو اور اُن اندھیری راہوں میں بچھا دو جہاں اُجالے کی سخت ضرورت ہے۔ میں تمھیں یہ نہیں کہتا کہ تم حاکمانہ اقتدار کے مدرسے سے وفاداری کا سرٹیفکیٹ حاصل کرو اور کاسہ لیسی کی وہی زندگی اختیار کرو جو غیر ملکی حاکموں کے عہد میں تمہارا شعار رہا ہے۔ میں کہتا ہوں جو اُجلے نقش و نگار تمھیں اس ہندوستان میں ماضی کی یادگار کے طور پر نظر آرہے ہیں وہ تمہارا ہی قافلہ لایا تھا۔ اُنھیں بھلاؤ نہیں۔ اُنھیں چھوڑو نہیں۔ اُن کے وارث بن کر رہو اور سمجھ لو کہ اگر تم بھاگنے کے لئے تیار نہیں تو پھر تمھیں کوئی طاقت نہیں بھگا سکتی۔ آؤ عہد کرو کہ یہ ملک ہمارا ہے۔ ہم اسی کے لئے ہیں اور اس کی تقدیر کے بنیادی فیصلے ہماری آواز کے بغیر ادھورے ہی رہیں گے۔ آج زلزلوں سے ڈرتے ہو۔ کبھی تم خود ایک زلزلہ تھے۔ آج اندھیرے سے کانپتے ہو۔ کیا یاد نہیں رہا کہ تمہارا وجود ایک اُجالا تھا۔ یہ بادلوں کے پانی کی سیل کیا ہے کہ تم نے بھیگ جانے کے خدشے سے اپنے پائینچے چڑھا لئے ہیں۔ وہ تمہارے ہی اسلاف تھے جو سمندروں میں اُتر گئے۔ پہاڑوں کی چھاتیوں کو روند ڈالا۔ بجلیاں آئیں تو اُن پر مسکرائے۔ بادل گرجے تو قہقہوں سے جواب دیا۔ صرصر اُٹھی تو رُخ پھیر دیا۔ آندھیاں آئیں تو اُن سے کہا۔ تمہارا راستہ یہ نہیں ہے۔ یہ ایمان کی جانکنی ہے کہ شہنشاہوں کے گریبانوں سے کھیلنے والے آج خود اپنے ہی گریبان کے تار بیچ رہے ہیں اور خدا سے اس درجہ غافل ہو گئے ہیں کہ جیسے اُس پر کبھی ایمان ہی نہیں تھا۔'' عزیزو! میرے پاس تمہارے لئے کوئی نیا نسخہ نہیں ہے۔ چودہ سو برس پہلے کا نسخہ ہے۔ وہ نسخہ جس کو کائناتِ انسانی کا سب سے بڑا محسن لایا تھا۔ وہی نسخہ تمہاری حیات کا ضامن اور تمہارے وجود کا رکھوالا ہے۔ اُسی کا اتباع تمہاری کامرانی کی دلیل ہے۔''

Regd. Office : Telangana State Urdu Academy,
4th Floor, Haj House, Nampally, Hyderabad - 500 001 T.S. (India)
Phone : 91-04-23237810, Fax : 040-66362931 Email: qaumizaban.tsua2015@gmail.com
website: urduacademyts.com